......﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُّبِيناً لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

......﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُّبِيناً لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾......

قرآنِ کریم کی یہ آیتِ مبارکہ ایک دقیق فقہی مسئلہ کی حامل ہے۔ اور وہ یہ کہ فخرِ آدم و بنی آدم جنابِ سرورِ دوعالم ختم المرسلین شفیع المذنبین علیہ الصلوۃ والتسلیم کو کسی بھی درجہ میں مذنب قرار دینا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے ؟

اکثر مفسرین نے اس کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ سورہ فتح صلح حدیبیہ کے بعد ذوالقعدہ سن ۶ ہجری میں جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کی جانب مراجعت فرما تھے نازل ہوئی۔

سورۂ مبارکہ کا نزول بقول بعض مفسرین فتحِ مکہ کی خوشخبری لئے ہوئے ہے اور بعض کے نزدیک یہ صلحِ حدیبیہ کو فتحِ مبین سے تعبیر کر رہی ہے۔ تاہم اس بات پر اتفاق ہے کہ اس میں بڑی کامیابی کی نوید ہے۔

اس آیت کریمہ کا صحیح معنی و مفہوم متعین کرنے میں بہت سے اہلِ علم نے ٹھوکر کھائی ہے۔ خصوصاً آیت کریمہ کے اس حصہ کا ترجمہ و مفہوم متعین کرتے ہوئے بعض محققین سے بھی تسامح ہوا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے بعض اردو مترجمین کے تراجم پیشِ خدمت ہیں۔

۱۔ تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے۔ (اشرف علی تھانوی)

۲۔ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ (مفتی محمد شفیع)

۳۔ تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے (اردو ترجمہ مطبوعہ مجمع ملک فہد مملکتِ سعودی عربیہ)

۴۔ تاکہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے۔ (ابو الاعلیٰ مودودی۔ تفہیم القرآن)

۵۔ تاکہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخشے ۔ (امین احسن اصلاحی۔ تدبرِ قرآن)

۶۔ تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی پچھلی فروگزاشتیں معاف فرمادے۔

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ تفسیر مظہری)

۷۔ تاکہ بخشے واسطے تیرے اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور پیچھے ہوئے۔

(خواجہ حسن نظامی دہلوی)

۸۔ تاکہ دور فرمادے آپ کے لئے اللہ تعالی جو الزام آپ پر (ہجرت سے پہلے) لگائے گئے اور جو (ہجرت کے بعد) لگائے گئے۔ (پیر محمد کرم شاہ الازہری ۔ ضیاء القرآن)

۹۔ تاکہ اللہ آپ کے لئے معاف فرمادے آپ کے اگلے اور پچھلے (بظاہر) خلاف اولی سب کام (جو آپ کے کمالِ قرب کی وجہ سے محض صورۃً گناہ ہیں حقیقۃً حسنات الابرار سے افضل ہیں)

(احمد سعید کاظمی۔البیان)

۱۰۔ تاکہ اللہ تعالی تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے

(اعلی حضرت فاضلِ بریلوی ۔ کنزالایمان)

مذکورہ بالا اردو تراجم میں آخر الذکر ترجمہ اعلی حضرت فاضل بریلوی کا ہے۔ محققین نے اس ترجمہ کو حضرت عطاء خراسانی کا تتبع قرار دیا ہے۔ اور اس سے نبی اکرم ﷺ کی طرف نسبتِ ذنوب کی نفی ثابت ہے۔ اہلِ سنت کا صدیوں سے یہی موقف ہے کہ انبیاء معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں۔ اور اگر کسی نبی کو گناہ گار تصور کیا جائے تو یہ تصور بھی گناہ ہے چہ جائے کہ نسبتِ گناہ کو تسلیم کرتے ہوئے مغفرتِ ذنب کے نظریے کو درست مانا جائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر ان آیاتِ طیبات کا کیا جائے جن میں لفظِ ذنب انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب محسوس ہوتا ہے۔ ایک عام آدمی اگر مذکورہ بالا تراجم میں سے (بجز آخر الذکر دو تین ترجموں کے) کوئی ترجمہ پڑھے گا تو اس کے ذہن میں یہ سوال ضرور پیدا ہوگا کہ انبیاء کرام اور بالتحصیص نبی اکرم ﷺ کو مذنب قرار دینا جبکہ وہ شفیع المذنبین (گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے) ہیں۔ شرعا کیسا ہے؟

اس مسئلہ کا حل متعدد مصنفین نے ترجمہ کی مختلف تاویلات و توجیہات بیان کر کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ زیرِ نظر مفصل تحقیقی مقالہ میں حضرت علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی نے تراجم سے قطع نظر آیت کے لغوی معنی و مفہوم اور اس کے ادبی پہلو پر

گہری نظر ڈالی ہے، انہوں نے آیت کا مفہوم متعین کرنے میں غلطی کے وقوع کے مواقع کا تعاقب کیا ہے اور فصاحت و بلاغت کے اصولوں کی روشنی میں اس آیت اور بالخصوص لفظِ ذنب کا صحیح ترین مفہوم متعین کرنے کی کوشش کی ہے، اور اپنے موقف کے ثبوت میں ٹھوس علمی دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔

ان کی کوشش ہے کہ لفظِ ذنب کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف نہ ہونے پائے اور اگر نسبتِ ذنب کو کچھ لوگ ثابت کرنے پر ہی تل گئے ہوں تو ذنب کا ایسا مفہوم وضع کیا جائے کہ شانِ اصطفیٰ پر کوئی حرف نہ آنے پائے۔

مفتی سید شاہ حسین گردیزی، اس آیت پر اور خصوصا لفظِ ذنب پر گفتگو کرتے ہوئے جس طرح مختلف علوم و فنون میں غوطہ زن ہوئے ہیں اور جس شان سے انہوں نے اصولِ فقہ، اصولِ تفسیر، علم المعانی، علم البدیع، علم اصولِ حدیث، علم الکلام، فنِ جرح و تعدیل وغیرہ .... سے استدلال و استشہاد کیا ہے اور جس حسن و خوبی سے ان علوم سے چن چن کر موتی اس مقالہ میں سجائے ہیں اسے دیکھ کر رشک آتا اور قاطع قادیانیت حضرت مجدد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ علم یاد آتی اور ان کی تحریر میں حضرت فاضلِ گولڑوی کی تحریرات سے ایک گونہ مماثلت محسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنے اس مقالہ میں کہیں پیر مہر علی شاہ صاحب مجدد گولڑوی کے رنگ میں گفتگو کرتے ہیں تو کبھی اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی کے (موقف کی حمایت اور ان کے مخالفین کی مخالفت میں انہی کے) انداز میں مخالفین کی گرفت کرتے نظر آتے ہیں۔ معاصر علماء کے بارے میں کہیں کہیں ان کے جملے بریلوی شدت کے حامل اور پرجوش حبِ رسول ﷺ کی عکاسی کرتے محسوس ہوتے ہیں۔ رگوں میں دوڑتا ہوا ہاشمی خون انہیں کہیں کہیں حضور ﷺ کو مذنب ماننے والوں کے بارے میں حدِ ادب پھلانگنے کی مہمیز لگاتا مگر جلد ہی دائرۂ ادب میں واپس لے آتا ہے۔ ان کی تحریر میں کہیں کہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ بول نہیں رہے بلکہ حضور کے کسی خادمِ جاں نثار کی طرح جاں ہتھیلی پہ لئے معرکۂ حق و باطل میں سینہ سپر ہیں، اور اسپِ تازی پہ سوار حضور ﷺ کو

مذنب قرار دینے والوں کو مبارزتِ سخن دے رہے ہیں۔

مجلہ فقہِ اسلامی اس موضوع پر اور دیگر فقہی موضوعات پر ایسے تمام علمی و تحقیقی مقالات کا خیر مقدم کرے گا جو مثبت دلائل کے حامل اور فقہی معیار پر پورے اترتے ہوں۔ ہمارے ایک کرم فرما کو ہم سے شکوہ ہے کہ ہم صرف من پسند افراد کے مضامین شائع کرنے ،اور دوسروں کی تحقیقات کو ٹھکرانے کے مرتکب ہوئے ہیں، مگر شکوہ کرنے والوں کو شاید یہ بات یاد نہیں کہ وہ خود پبلک کے چندے سے چلنے والے مدارس و مساجد میں من پسند طلبہ کو داخلہ دیتے، من پسند مدرسین کو ہمیشہ مدرس رکھتے، من پسند مولوی کو اپنی مسجد میں امام رکھتے ، من پسند افراد سے اپنے پروگراموں میں خطابات کراتے ، من پسند افراد کو اپنے اداروں کا ٹرسٹی بناتے اور من پسند افراد ہی کے ہاں خطاب کرنے جاتے ہیں۔انہوں نے من پسند علماء ہی سے شرفِ تلمذ حاصل کیا ہے اور من پسند علماء کی جماعت ہی سے وابستگی اختیار کر رکھی ہے۔وہ اپنے من پسند موضوعات پر لکھتے ، من پسند موضوعات پر بولتے اور من پسند موضوعات پر کتب و رسائل شائع کرتے ہیں۔

ان کا طعام من پسند کا............ان کی شراب من پسند کی............

ان کا لباس من پسند کا............ان کی رہائش من پسند کی............

ان کی گاڑی من پسند کی .... ان کی اجرک من پسند کی............

اور............ان کی لؤلؤ والمرجان تک من پسند کی ہو تو............کوئی حرج نہیں............

گویا ان کا اپنا۔ من ۔ اسقدر من پسندانہ ہو تو کوئی بات نہیں اور ہم بغیر چندے کے اپنی محنت سے جاری کردہ رسالہ میں اگر صرف ایسے مضامین کا انتخاب کرلیں جو ہمارے پرچے کے معیار پر پورے اترتے ہوں تو یہ من پسندی کے قابل مذمت زمرے میں آئے۔

قارئین کرام ! انصاف مطلوب ہے............

اللہ تعالیٰ ہمیں معیارِ حق اپنانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)